السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بینک میں ڈرافٹ اور بعض تجارتی حضرات کے ہاں ہنڈی کا ذریعہ چل رہا ہے ہنڈی میں رقم ایک دن یا کم یا زیادہ مگر پھر بھی جلدی پہنچانے کی ضمانت دی جاتی ہے فائدہ یہ ہے کہ بینک کے ریٹ سے زیادہ ریٹ دیتے ہیں شائد بینک جتنی رقم اجرت کے بہانے کاٹتا ہے یہ پوری کردیتے ہیں مثلاً اگر بینک ایک ریال میں 80۔6 روپے دیتا ہے تو یہ 7 یا کچھ اوپر پیسے کے حساب سے دیتے ہیں نیز ہمارے پیسے ہمارے گھر پہنچانے کا بندوبست کرتے ہیں پاکستان کے زرمبادلہ کو جو نقصان ہوتا ہے وہ واضح ہے مگر بعض نے پھر بھی اسے سودی کاروبار میں شامل کیا ہے کہ یہ تاجر اس سے سودی ذریعہ بنالیتے ہیں۔ واللہ اعلم کیسے ؟ اگر سودی ذریعہ نہ بنایا جائے تو کیا حکم ہے ؟ ایک ڈاکٹر کی تحقیق دونوں میں سود ثابت کرتی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہنڈی کے کاروبار میں بظاہر کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ مختلف کرنسیوں کا کمی بیشی سے تبادلہ سود نہیں یہاں جنس کے اعتبار سے دونوں مختلف ہیں۔ اور "مختلف الاجناس" کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے پھر اس کمی زیادتی کی شرعی طور پر کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ معاملہ جانبین کی باہمی رضامندی پر موقوف ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص706

محدث فتویٰ